

کچھ نہ کی، اپنے جنونِ نارسانے، ورنہ یاں  
 ذرہ ذرہ، روکشِ خورشیدِ عالم تاب تھا  
 آج کیوں پروا نہیں اپنے اسیروں کی تجھے  
 کل تک تیرا بھی دل ہر ونا کا باب تھا  
 یاد کروہ دن، کہ ہر اک حلقہ تیرے دم کا  
 انتظارِ صید میں اک دیدہ بے خواب تھا  
 میں نے روکا راتِ غالب کو ورنہ دیکھتے  
 اس کے سیلِ گریہ میں گردوں کفِ سیلاب تھا  
 کچھ کیا تو میرے خلاف کیا۔ اگر اس میں حقیقی تاثیر ہوتی تو غیر کو محبوب سے بزم وصل  
 آراستہ کرنے ہی کی نوبت نہ آتی۔

کو نظر بد سے بچانے کے لیے  
 سپند کا کام دیتا رہا۔ یعنی میرے  
 حق میں اثر پیدا کرنے کے بجائے  
 میرے خلاف مصروفِ عمل رہا۔  
 اگرچہ ساتھ ساتھ بتیاب و بقرار  
 بھی تھا۔

شاعر نے نالے سے تین فعل  
 منسوب کیے، اول اس کا بے اثر  
 رہنا، دوم غیر کی بزم وصل کے  
 لیے سپند بننا، سوم بے قرار ہونا۔  
 شاعر کہتا ہے کہ اول تو نالے  
 میں کوئی اثر ہی نہیں تھا۔ اس نے

## ۲۔ لغات - مقدم : آنا۔

آہنگ : آواز، نغمہ، طرز، روش، قاعدہ، قانون۔  
 سازِ صدائے آب : جلت رنگ۔ ایک ساز ہے جو سات پیالیوں میں پانی  
 کی مختلف مقدار بھر کر سات سروں کے موافق بنا لیتے ہیں۔ پیالیوں کو کسی چیز سے  
 بجاتے ہیں تو ان میں سے مختلف سر نکلتے ہیں۔ ان کی ترتیب سے مختلف نغمے پیدا  
 کیے جاتے ہیں۔

شرح - سیلاب کی آمد سے دل نے شادمانی کے گوناگوں نغمے گانے  
 شروع کر دیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عاشق کا گھر جلت رنگ تھا۔ یعنی جس طرح پیالیوں  
 میں پانی بھر کر مختلف سر پیدا کیے جاتے ہیں، اسی طرح عاشق کا گھر سیلاب کی آمد